Aurton Ki Namaz

عورتوں کی نماز

مع جدید سائنسی تحقیقات

عورتوں کی نماز کا درست طریقہ

نماز کے ہر رکن کی سائنسی تحقیق

ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

مدرسہ جامعۃ المدینہ للبنات

ناشر: الجیلانی پبلشرز

By Mohammad Siddique Qadri's Sister

Aurton Ki Namaz

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کی نماز

مع

جدید سائنسی تحقیقات

مصنفہ

ہمشیرہ محمد صدیق قادری

ناشر

الجیلانی پبلشرز

By Mohammad Siddique Qadri's Sister

عورتوں کی نماز
مع
جدید سائنسی تحقیقات

نام کتاب

مصنفہ : ہمشیرہ محمد صدیق قادری
(مدرسہ جامعۃ المدینہ للبنات)

ناشر : الجیلانی پبلشرز

اشاعت اوّل : ربیع الاول الآخر ۱۴۲۲ھ اگست ۲۰۰۱ء

اشاعت دوم : رجب المرجب ۱۴۲۲ھ اکتوبر ۲۰۰۱ء

اشاعت سوم : ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مئی ۲۰۰۲ء

اشاعت چہارم : شوال دسمبر ۱۴۲۳ھ دسمبر ۲۰۰۲ء

اشاعت پنجم : جمادی الاول ۱۴۲۴ھ جولائی ۲۰۰۳ء

صفحات : 70

قیمت : 32 روپے

پرنٹر : الاظہر پرنٹرز

رابطہ = 0300 2340706

گلستان جوہر بلاک نمبر ۱۹ اولڈ ایریا ائیر پورٹ کراچی

فہرست مضامین

فہرستِ مضامین

عرض ناشر

زیرِ نظر کتاب "عورتوں کی نماز مع جدید سائنسی تحقیقات" عورتوں کی نماز کے فضائل و مسائل پر ایک بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ اہلسنت نے عورتوں کی نماز کے ادا کرانے کا درست طریقہ اور ہر ہر رکن کی سائنسی تحقیقات جمع کی ہیں۔ اور عورتوں میں یہ جذبہ اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر عورت نماز کو شوق و لگن کے ساتھ پڑھ کر نماز کے دینی و اخروی فضائل کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی حاصل کریں۔

الحمدللہ! یہ کتاب خواتین میں بڑی مقبول ہوئی اور تقریباً ایک مہینے میں اس کو پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گیا۔ اور اب اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب کو کچھ ترمیم و اضافہ کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی پچھلے ایڈیشن میں کمی تھی۔ امید ہے کہ یہ اضافہ بھی خواتین کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

اس کتاب کی افادیت کے پیشِ نظر اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنفہ کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لئے ثواب جاریہ بنائے۔ آمین

الجیلانی پبلشرز

انتساب

اس کتاب کو پیش کرتے ہیں ....

حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہِ مقدسہ و مطہرہ میں ......

جن کے ایک سجدے کی شان یہ تھی کہ! ......

پوری رات ایک سجدے میں گذار کر صبح ہونے پر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گذار ہوتیں کہ "اے بارِ الٰہ!

"تو نے رات اتنی مختصر کیوں بنائی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا ایک سجدہ بھی صحیح طریقے سے ادا نہ ہو سکا یا فاطمہ دل بھر کر ایک سجدہ بھی نہ کر سکی"۔

اور تمام مقدس ماؤں امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی بارگاہِ مقدسہ و مطہرہ میں ......

کہ جن کی عبادت گذاریاں، شب بیداریاں، قیامت تک کی عورتوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔

کنیز فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

ہمشیرہ محمد صدیق احمد عطاری

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی

مہتمم دارالافتاء، دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ کراچی

الحمدالله والصلوت والسلام علی نبیه واله و صحبه

خواتین کی نماز سے متعلق اس رسالہ کا اکثر و بیشتر حصہ احقر نے پڑھا بحمد تعالیٰ صحیح پایا۔ مولا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ ہماری ماں بہنوں کو نفع پہنچائے اور اس پر بھرپور عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مصنفہ موصوفہ کو اس کا بہترین اجر دنیا و آخرت میں عطا فرمائے اور دین متین کی مزید خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ۔

احقر العباد: **عطا المصطفیٰ اعظمی**

خادم دارالافتاء، دارالعلوم امجدیہ

عالمگیر روڈ، کراچی ۹ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ مطابق ۳ جولائی ۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ مرتبہ فرض کیا۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ حکیم کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ پس اللہ رب العزت نے ہم پر جو یہ فریضہ مقرر کیا ہے۔ اس میں ہمارے لئے بے شمار حکمتیں ہیں۔ جبھی اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ جیسا کہ اس کو قرآن پاک میں تقریباً 700 بار تذکرے سے مؤکد کیا گیا۔ اسی طرح احادیث نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام میں اسکا واضح حکم دیا گیا۔

نماز کی فضیلت کے متعلق احکامِ ربانی:

اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین:

(پارہ نمبر 1۔ آیت نمبر 43)

ترجمہ کنز الایمان: نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

ھدی للمتقین ○ الذین یومنون بالغیب و یقیمون الصلوۃ و مما رزقنھم ینفقون ۔ (پارہ نمبر 1۔ آیت نمبر 2تا3)

ترجمہ کنز الایمان: "اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں"۔

نماز کی فضیلت کے متعلق احادیثِ نبویہ:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجب ہٹا دیے جاتے ہیں۔ اور حور عین اسکا استقبال کرتی ہیں۔ جب تک نہ ناک سنکے نہ کھنکارے"۔ (طبرانی)

نمازیوں کے لئے اعزاز:

رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ "بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور وہ بندے سے اُس وقت تک توجہ نہیں ہٹاتا جب تک بندہ اپنا منہ نہ پھیرے یا دائیں بائیں جھانکے"۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ "بندہ جب تک نماز کی حالت میں رہتا ہے تین رحمتیں اُس کی شامل حال رہتی ہیں ایک یہ کہ آسمان سے اُس کے سر پر نیکیوں کی بوچھاڑ ہوتی رہتی ہے دوسری یہ کہ فرشتے نمازی کے قدموں سے آسمان تک گھیرے میں لئے رہتے ہیں تیسرے یہ کہ منادی ندا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اُس کی نماز کی گواہی دیتا ہے اگر بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے، تب وہ کسی اور طرف بھی توجہ نہ کرتا"۔

پیارے آقا ﷺ کی آخری وصیت:

پیارے آقا ﷺ کی آخری وصیت بھی نماز کے متعلق تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر آخری الفاظ یہ تھے۔

الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم۔

نماز، نماز اور غلام۔

اوّل وقت میں نماز کی ادائیگی:

رسول خدا نے فرمایا "جو شخص اوّل وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے خود اس کی نماز جگمگاتی ہوئی اور تاباں بن کر آسمان پر اٹھالی جاتی ہے۔ اور عرش پر پہنچ جاتی ہے۔ اور وہ قیامت تک نمازی کے لئے استغفار کرتی رہتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ جیسی حفاظت تو نے میری کی اللہ عزوجل تیری حفاظت بھی اسی طرح کرے"۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور وہ قبول ہو جائے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اُس فرشتے کی یہ ڈیوٹی لگادی

جاتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے، تا کہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کو پہنچتا رہے"۔ (لطائف المنن)

جس طرح نماز کی ادائیگی پر بے شمار فضیلتیں اور ڈھیروں اجر و ثواب ہے، بالکل اسی طرح ترک نماز پر بے شمار وعیدیں بھی ہیں۔

نماز کے ترک پر حکمِ ربی:

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمۂ کنزالایمان: "پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے"۔ (سورۂ مدثر آیت نمبر 40 تا 43)

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

ترجمۂ کنزالایمان: "اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو"۔ (سورۂ روم، آیت نمبر 31)

نماز کے ترک پر احادیثِ نبویہ:

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہمارے اور ان کافروں کے درمیان ترکِ صلوٰۃ حد ہے۔ نیز جس نے قصداً نماز ترک کی اُس کا نام دوزخیوں کے ساتھ دوزخ کے دروازے پر لکھا جائے گا"۔

امام احمد و داری و بیہقی نے شعب الایمان میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا" جس نے نماز حفاظت کی (یعنی ہمیشہ پڑھا) قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی۔ اور جس نے حفاظت نہ کی، اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا"۔

صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا" جس کی نماز فوت ہوئی تو گویا اُس کے اہل و مال جاتے رہے"۔

آئمہ کے نزدیک بے نمازی کا شرعی حکم

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حکم:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کو قید کیا جائے اور اس وقت تک قید میں رکھا جائے جب تک کہ وہ توبہ کر کے نماز نہ پڑھ لے ورنہ تمام عمر قید میں رہے گا یا اسے اتنا مارا جائے کہ اس کے بدن سے خون بہنے لگے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی حالت میں مرجائے"۔ (دُرِّ مختار)

امام مالک علیہ الرحمۃ اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کا حکم:

امام مالک اور امام شافعی علیہما الرحمۃ کے نزدیک "بے نمازی واجب القتل ہے"۔ (دُرمختار) (یعنی اسے قتل کرنا واجب ہے)

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا حکم:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے نمازی جس نے سستی اور غفلت کی بناء پر تین نمازوں کو ترک کیا اور چوتھی نماز کا وقت بھی اس نے تنگ کر دیا تو ایسے شخص کو "شادی شدہ زانی" کی طرح حدِ شرعی لگا کر قتل کر دیا جائے۔ (دُرمختار)

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم علیہ الرحمۃ کا حکم:

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک "بے نمازی مرتد (دین سے پھر جانے والا) ہے۔ اگر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرے بلکہ کسی کھڈ میں پھینک دیا جائے"۔ (غنیۃ)

جہاں آج کو عورتیں ہر میدان میں مردوں سے آگے نکلنے میں کوشاں ہیں کاش ہماری

یہ بہنیں حقیقت و معرفت کے میدان میں ان سے آگے نکلنے میں کوشاں ہوتیں۔ عبادت وعلم و عمل میں ان سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتیں۔ اپنی مسلمان بہنوں کے اندر نماز کا ذوق وشوق بیدار کرنے کے لیے نماز "سائنسی تحقیق" کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے نماز کا ذوق وشوق اس لیے بڑھے کہ نماز رب عزوجل کے قریب کرتی ہے۔

بس ذہن میں یہ بات رکھی جائے کہ ہمارا مذہب ہمارا اسلام کتنا مکمل مذہب ہے کہ اسکا ہر عمل ہمیں نفع دیتا ہے۔

الغرض خشوع اور خضوع، عاجزی وانکساری، خوف وخشیت الٰہی اور رغبت وشوق کے ساتھ نماز ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

نماز خشوع اور خضوع سے ادا کرنا:

نماز کے جس طرح دنیاوی اور اخروی بے شمار فوائد ہیں اس طرح طبی اور سائنسی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ لیکن یہ تمام سائنسی فوائد، نیز بیماریوں سے بچاؤ وغیرہ اس وقت فائدہ پہنچائیں گے، جب ہم نماز پوری توجہ اور دلجمعی اور اسکے پورے آداب سے ادا کریں، اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

☆ اگر خشوع اور خضوع نماز میں زیادہ ہوگا تو ڈپریشن، بے چینی جیسے امراض کا بالکل خاتمہ ہوجاتا ہے۔

☆ اس سے خودکشی کے رجحان، ذہنی سطح سے کم ہوکر ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ حرص طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد وہ امراض ہیں جن سے انسان نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ لیکن انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنے والی نماز ان امراض سے نجات دلاتی ہے۔

نماز سکون کا واحد ذریعہ ہے۔ لیکن وہ نماز جس میں "خشوع اور خضوع" ہو۔

خشوع: اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔

خصوع: باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

☆ ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم، یوگا، علاج انسانی ان ہی دونوں کے طلبگار ہیں۔

☆ ایک ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ "اگر لوگوں کو خشوع اور خضوع کے فوائد کا پتہ چل جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر اپنی نماز پڑھیں"۔

نماز

نماز کی ادائیگی کے لئے کچھ چیزیں ایسی ہیں جو نماز شروع کرنے سے پہلے ضروری ہیں۔ یعنی اگر ہم نے ان چیزوں کے بغیر نماز شروع کی تو نماز ادا نہ ہوگی۔ یہ باہر کی چیزیں "نماز کی شرائط" کہلاتی ہیں۔

کچھ چیزیں نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے اندر ضروری ہیں۔ وہ چیزیں "نماز کے فرائض" کہلاتے ہیں۔

کچھ چیزیں نماز کو مکمل کرنے اسکو صحیح طریقے سے ادا کرنے اور اس کے اندر خشوع اور خضوع پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ یہ "سنن اور مستحبات" کہلاتے ہیں۔

نماز کی شرائط:

ادائیگی نماز کے لئے کھڑے ہونے سے قبل مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

☆1: طہارت

☆2: ستر عورت

☆3: وقت

☆4: استقبال قبلہ

☆5: نیت

☆6: تکبیر تحریمہ

(1) طہارت

طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے بدن کا حدثِ اصغر و اکبر سے اور نجاستِ حقیقیہ قدرِ مانع (یعنی جس مقدار سے نماز نہیں ہوتی) سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ جس پر نماز پڑھے نجاستِ حقیقیہ قدرِ مانع سے پاک ہونا۔

مندرجہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ طہارت تین چیزوں پر ہے۔

☆1: نمازی کے بدن کا پاک ہونا

☆2: نمازی کے کپڑے کا پاک ہونا

☆3: نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا

☆ بدن کا پاک ہونا:

ضروری ہے کہ نمازی کا بدن پاک ہو۔ پاک سے مراد یہ ہے کہ حدثِ اکبر (یعنی موجباتِ غسل) "جس سے غسل فرض ہوتا ہے" اور حدثِ اصغر یعنی (نواقضِ وضو) "وضو توڑنے والی چیزیں۔

وضو کی تعریف:

وضو کی تعریف یہ ہے کہ نماز کے لئے بدن کے ایسے اعضاء کو دھونا کہ نا کے دھوئے بغیر نماز شروع نہ ہوگی۔

قرآن پاک میں وضو کا حکم:

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

یاایھاالذین اٰمنوااذاقمتم الی الصلوٰۃ فغسلواوجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوبرؤسکم وارجلکم الی الکعبین

(سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوں جب تم نماز کا ارادہ (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور اپنی کہنیوں تک ہاتھوں کو دھو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو"۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وضو میں چار باتیں فرض ہیں۔

فرائض وضو:

(۱) منہ دھونا

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

دھونے کی تعریف:

کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا پانی تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے، نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔

اس مسئلہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، عام طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی جاتی اور نمازیں بیکار ہو جاتی ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۔ جلد اول)

مسح کی تعریف:

کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے یا تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔ (در مختار)

وضو کا طریقہ:

☆ اونچی جگہ قبلہ رو بیٹھیں، یہ مستحب ہے۔

☆ وضو کی نیت اس طرح کریں: "میں وضو کرتی ہوں پاکی حاصل کرنے کے لئے، اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے"۔

☆بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں، کیونکہ جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جائے تمام بدن کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے، ورنہ جتنے اعضاء پر پانی گزرے گا وہی گناہوں سے پاک ہوں گے۔

☆پہلے تین تین بار پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھوئیں پھر مسواک کریں۔

مسواک کرنے کا طریقہ:

☆مسواک نہ بہت نرم ہو نہ زیادہ سخت ہو۔

☆پیلو، زیتون یا نیم وغیرہ کی لکڑی ہو، میوے کی یا خوشبودار درخت کی لکڑی کی نہ ہو، بہت موٹی نہ ہو، زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو۔ ☆مسواک سیدھے ہاتھ سے کریں۔

☆مسواک اس طرح ہاتھ میں لیں کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔

☆کم از کم تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے مسواک کریں اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئیں،

☆پہلے سیدھی طرف اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف بھی اوپر ہی کے دانتوں پر مسواک کریں۔

☆پھر سیدھی طرف نیچے کے دانتوں پر پھر الٹی طرف نیچے کے دانتوں پر۔

مسواک کی فضیلت:

☆ابو نعیم حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "دو رکعتیں جو مسواک کرکے پڑھی جائیں افضل ہیں بغیر مسواک کے ستر (۷۰) رکعتوں سے۔"

☆حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جب بندہ مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔"

☆ پھر تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں، دانتوں کی تمام کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اس طرح کلی کرنا سنت موکدہ ہے۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے۔

☆ کلی یا غرغرہ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔

☆ پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک میں ڈال کر ناک صاف کریں۔

☆ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے، ہر بار پانی اس پر بہہ جائے اور روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں۔ (یہ کام داہنے ہاتھ سے کریں)

☆ پھر تین بار منہ اس طرح دھوئیں کہ لمبائی میں شروع پیشانی سے جہاں تک عادتاً بال جمتے کی انتہا ہو، ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پانی بہہ جائے۔ (لونگ وغیرہ ہلا کر اس کے نیچے پانی بہائیں)

☆ پھر پہلے دایاں اور پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھوئیں کہ ناخن سے لے کر کہنیوں تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ ہاتھ دھوتے وقت اس بات کا خاص طور سے خیال رکھیں کہ ایک رونگٹا بھی خشک نہ رہے اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہہ گیا اور اوپری حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔

☆ پھر پورے سر کا مسح کریں کہ پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک کھینچتے ہوئے لے جائیں۔

☆ پھر کلمے کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں مگر گلے پر ہاتھ نہ پھیریں۔

☆ پھر تین بار پہلے دایاں پاؤں اس کے بعد بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے کریں۔ (اگر لوٹے سے وضو کیا ہے تو وضو کا بچا ہوا پانی تھوڑا سا پی لیں کہ شفا بخش ہے۔)

☆ وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت اور سورۃ القدر پڑھیں۔

ضروری مسائل:

"کسی عضو کے دھونے کے معنی یہ ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہ کہیں گے نہ اس سے غسل اور وضو ادا ہوگا"۔

اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ اکثر خواتین اس چیز سے غافل رہتی ہیں۔ جس کی وجہ سے نمازیں برباد ہو جاتی ہیں۔ خیال رکھا جائے کہ بدن کے کچھ ایسے حصے ہیں، کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہیں بہتا، جیسے کہنیاں، پاؤں کے گٹے، انگلیوں کے درمیانی حصے۔

☆ مسکارا، آئی لائنر (Eye liner)، افشاں، لپ اسٹک، نیل پالش، مانع وضو و غسل ہیں (یعنی ان سے وضو نہیں ہوگا) لہٰذا انکا چھڑانا فرض ہے۔

☆ چہرہ دھوتے وقت نہ آنکھوں کو سختی سے بند کریں اور نہ ہونٹوں کو بھینچیں کہ وہ جگہ جو عادتاً منہ بند کرنے سے ظاہر ہوتی ہے اس تک پانی نہیں پہنچے گا اور اس طرح وضو کا فرض کامل طور پر ادا نہ ہوگا۔

☆ نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالتے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔

☆ پلک کا ہر بال دھونا فرض ہے۔ اگر اس میں کوئی چیز مثلاً مسکارا یا آئی لائنر (Eye Liners) وغیرہ لگا ہوا ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔

☆واٹر پروف آئی لائنر (Eye Liner) و مسکارا کے لئے خاص احتیاط ضروری ہے۔

☆ہر قسم کے جائز و ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، کنگن، کانچ کو چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے، اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہے تو حرکت دینا ضروری ہے۔ اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی بہہ جائے تو ہلانا کچھ ضروری نہیں۔

☆افشاں (Glitter) والی چوڑیاں کہ ان کی چمک ہاتھوں پر جم جاتی ہے اس کو چھڑانا بھی ضروری ہے۔

☆پاؤں دھوتے وقت یہ احتیاط ضروری ہے کہ پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر دھاگہ باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا تو درکنار دھاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا، اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۹تا ۱۸)

وضو اور سائنسی تحقیق:

وضو طہارت کا ایک ایسا اسلامی امتیازی عمل ہے جو کسی بھی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے بدن کے وہ حصے صاف ہوتے ہیں جن کے ذریعے امراض جسم میں داخل ہوتے ہیں۔

☆وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں۔ ہاتھوں کے بعد کلی کرنی ہے۔ اگر ہاتھ صاف نہ ہونگے اور جراثیم سے آلودہ ہونگے تو یہی جراثیم منہ کے راستے جسم میں داخل ہو کر متعدد امراض کا باعث بن جائیں گے۔

☆اگر ہاتھوں کو نماز کے بہانے وضو کے دوران دھویا نہ جائے تو مندرجہ ذیل امراض کے پھیلنے کے قوی خطرات ہوتے ہیں۔ مثلاً جلد کا رنگ اور اس کی بیماریاں، گرمی دانے، اگزیما، جلدی سوزش، پھپھوندی کی بیماری وغیرہ۔

☆کھانا کھانے میں غذائی ذرات دانتوں میں اٹک کر رہ جاتے ہیں اور پھر یہ غذائی ذرات

متعفن ہوکر ایک خاص شکل اختیار کر لیتے ہیں اور لعاب دہن کے ذریعے معدے میں پہنچتے رہتے ہیں اور یہی وہ مادے دانتوں اور مسوڑوں کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ کلی اور مسواک سے یہ امراض لاحق نہیں ہوتے۔

اسی طرح ہوا کے ذریعے ہزاروں جراثیم منہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور لعاب کی وجہ سے چپک جاتے ہیں۔ اگر ان کو صاف نہ کیا جائے تو یہ مندرجہ ذیل امراض کا باعث بن جاتے ہیں۔ منہ کے کناروں کا پھٹنا، ہونٹوں اور منہ کی داد، منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں، چھالے وغیرہ۔

☆ ناک کے ذریعے انسانی جسم میں گرد و غبار داخل ہوتے رہتے ہیں حتیٰ کہ دائمی نزلہ زکام اور ناک کے امراض کا باعث بنتے ہیں۔ دن میں پانچ دفعہ ناک دھونے سے یہ تمام خدشات دور ہو جاتے ہیں۔

چہرہ دھونے سے اس کے حسن اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پانچ مرتبہ چہرہ دھونے سے نہ اس پر دانے نکلتے ہیں اور نہ ہی الرجی ہوتی ہے۔ چہرے پر ہاتھ ملنے سے چہرے کا مساج ہو جاتا ہے۔ اس سے خون کا دوران متوازن ہوتا ہے۔

☆ ہاتھ کہنیوں سمیت دھونے سے ہاتھوں کی وہ تینوں رگیں جن کا تعلق بالواسطہ دل و دماغ اور جگر سے ہے۔ ہاتھوں کو دھونے سے ان تینوں اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے اور امراض سے دور رہتے ہیں۔

☆ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے لہٰذا تمام مغربی ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ مسح والی جگہ کو دو چار بار ضرور تر کیا جائے تا کہ دماغ اپنی اصلی پوزیشن میں آ جائے اور جسم کے دوسرے تمام حصوں کے لئے فعال ہو جائے۔

☆ سب سے زیادہ دھول، مٹی اور جراثیم سے پاؤں آلودہ ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو انفیکشن ہوتا ہے وہ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ وضو میں پانچ دفعہ انگلیوں کے

خلال کا حکم دیا گیا ہے تا کہ کسی قسم کا جرثومہ اٹکا نہ رہ جائے۔ پاؤں دھونے کی وجہ سے بے شمار امراض کا خاتمہ بھی ہوتا ہے مثلاً ڈپریشن، بے چینی، بے سکونی، دماغی خشکی اور نیند کی کمی وغیرہ جیسے مہلک امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ Health and Sceinces

by William John

......غسل......

قرآن پاک میں غسل کا حکم:

اللہ عزوجل قرآن پاک میں فرماتا ہے،

وان کنتم جنباً فاطھروا ۔ پارہ نمبر ۶ آیت نمبر ۶

"اور اگر تم جب ہو جاؤ تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو"۔

غسل کے فرائض:

غسل میں مندرجہ ذیل تین فرض ہیں،

(۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام بدن پر پانی بہانا

(1) کلی کرنا:

کلی کرنا یہ ہے کہ منہ کے ہر پرزے، گوشے اور ہونٹ اور حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ آج کل کلی کرنے کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دو اگر چہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہنچے، یوں غسل نہیں اترتا، نہ اس غسل سے نماز ہو سکتی ہے، بلکہ فرض یہ ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں اور زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک ہر پرزے پر پانی بہہ جائے۔ (درمختار)

(2) ناک میں پانی ڈالنا:

☆ دونوں نتھنوں کے بیچ میں جہاں تک نرم حصہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھونا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائیں۔ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

☆ ناک کے اندر کثافت (رینٹھ) جم گئی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں سکا بھی دھونا فرض ہے۔

☆ ناک کا سوراخ بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں (درمختار، ردالمختار)

(3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا:

سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر رونگٹے پر پانی بہہ جانا، جب تک ایک ایک پرزے پر پانی بہتا ہوا نہ گذرے غسل ہرگز نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

تنبیہ: اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالاں کہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔

غسل کا مکمل طریقہ:

(۱) غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں کہ "نیت کرتی ہوں میں غسل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے"۔

(۲) دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیں، پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔

(۳) پھر جسم پر کہیں اور نجاست لگی ہو تو اس کو دور کریں۔

(۴) پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل کر رہی

ہوں تو پاؤں بھی دھولیں۔

(۵) پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لیں (خصوصاً سردیوں میں)

نوٹ: (اس دوران صابن بھی لگا سکتے ہیں)

(۶) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیں۔

(۷) اس کے بعد بائیں (الٹے) کندھے پر پانی بہائیں۔

(۸) اس کے بعد سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائیں۔ گردن، بغلیں، ران، پنڈلیوں کے ملنے کی جگہیں، ڈھلکی ہوئی پستان، ناف کے سوراخ، شرمگاہ کا ہر گوشہ اور دیگر تمام اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی پہنچائیں۔

(۹) اب غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیں اور اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں۔

(۱۰) غسل کے بعد تولئے وغیرہ سے جسم پونچھنے میں حرج نہیں۔

(۱۱) غسل کے فوراً بعد کپڑے پہن لیں۔

(۱۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے۔

غسل کی احتیاطیں:

غسل میں اکثر اوقات بداحتیاطیاں پائی جاتی ہیں جس سے غسل نہیں ہوگا اور نمازیں برباد ہو جائیں گی۔ لہٰذا یہ باتیں یاد رکھیں۔

☆ پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے پر قناعت نہ کریں کہ یہ دھونا نہیں ہوا بلکہ مسح ہوا حالانکہ غسل میں ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔

☆ جسم میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے تو نہیں

دھلیں گی، لہٰذا احتیاط کے ساتھ پانی بہائیں کہ بدن کے ہر ذرے ہر رونگٹے پر پانی بہہ جائے۔

☆ سر کے بال گوندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے۔ اور گوندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں چوٹی اگر سخت گوندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

☆ کان اور ناک میں زیورات پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر سوراخ تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔

☆ کان کے ہر پرزے اور اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

☆ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلیں گے۔

☆ دونوں بغلیں بغیر ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

☆ بازو کا ہر پہلو اور پیٹھ کا ہر حصہ۔

☆ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔

☆ ران اور پیڑ کا جوڑ اور ران اور پنڈلی کا جوڑ۔

☆ ران سرین کے ملنے کی جگہ۔

☆ رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں۔

☆ ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔

☆ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی جگہ۔

☆شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے۔

☆یوں ہی حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون صاف کر لینا مستحب ہے، لازمی نہیں۔

☆ماتھے پر افشاں (Glitter) چپٹی ہو تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔

☆بالوں میں اگر GELL لگا ہے کہ اس کے ہوتے بال تر نہ ہوں گے یا Hair Spray ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

☆نیل پالش لگی ہو تو اس کا چھڑانا فرض ہے کہ بغیر چھڑائے وضو اور غسل نہ ہوگا۔

☆اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اول مع تروتیج درمختار، ردالمختار، بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۸)

جس شخص پر غسل فرض ہو تو اسے چاہیئے کہ جلد از جلد غسل کرلے کہ جنبی کے بارے حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

"جس گھر میں جب ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

سائنسی تحقیق:

احتیاط کے ساتھ غسل کرنے سے جسم کے وہ تمام پوشیدہ اعضاء جو کہ عام طور پر بے دھیانی میں دھونے سے رہ جاتے ہیں وہ دھل جاتے ہیں اور انسان اپنے اندر ایک فرحت بخش احساس اور نئی زندگی محسوس کرتا ہے یہ فرحت اور تازگی خشوع کے زیادہ قریب کرتی ہے اور دل و دماغ کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔

اسی طرح عورت کے جسم کا حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری ہے۔

نوٹ ضروری:

☆ استحاضہ یعنی بیماری کا خون آنے کی صورت میں عورتوں پر نماز معاف نہیں۔

☆ حیض کی کم از کم مدت تین دن سے تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہے۔

☆ دو حیضوں کے درمیان پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس یا حیض ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

کپڑے کا پاک ہونا:

جس طرح نمازی کے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح نمازی کے کپڑے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

ناپاکی دو طرح کی ہوتی ہے۔

(1) نجاستِ غلیظہ:

انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاستِ غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، ودی، مذی، دکھتی آنکھ کا پانی، اس کے علاوہ شراب، بہنے والا خون، مردار کا گوشت اور اس کا چمڑا، ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کتوں کا پاخانہ، درندوں کا پاخانہ اور تھوک، مرغی بطخ اور مرغابی کی بیٹ وغیرہ یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔

(نورالایضاح، بہارِ شریعت صفحہ ۳۵)

نجاستِ غلیظہ کا حکم:

☆نجاست غلیظہ کا حکم سخت ہے۔ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی اور اگر جان بوجھ کر پڑھی ہو تو گناہ گار ہوئی، اور اگر بہ نیت استخفاف (ہلکا جانتا) ہے تو کفر ہوا۔

☆اگر ایک درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو مکروہ تحریکی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار ہوگی۔

☆ایک درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی ہو تو ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی، اس کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔

(بہار شریعت صفحہ ۱۷ حصہ دوم جلد اول)

شریعت میں درہم کا وزن:

☆شریعت میں درہم کا وزن ساڑھے چار ماشہ اور زکوۃ میں تین ماشہ 1/1/5 رتی ہے۔

☆اس کی مقدار یہ ہے کہ ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے گا۔ (بہار شریعت)

(2) نجاستِ خفیفہ:

مثلاً گھوڑے کا پیشاب، اس طرح اس چیز کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، اور ایسے پرندوں کی بیٹ جس کو کھایا نہیں جاتا۔ (نور الایضاح صفحہ ۲۶)

نجاستِ خفیفہ کا حکم:

”نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے،

اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے، تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یونہی ہاتھ میں لگی، ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے، اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی"۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ نمبر ۷۷)

نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے مفصل بیان فقہ کی مستند کتابوں مثلاً بہار شریعت، سُنّی بہشتی زیور وغیرہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ:

☆ نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنے ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے صاف ہو جائے تو پاک ہو جائے گی، اگرچہ دو (۲) یا پانچ (۵) بار دھونے سے صاف ہو تو ۲ سے ۵ بار دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین بار سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار دھو لینا مستحب ہے۔

☆ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر باقی ہے، رنگ یا بو تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین بار دھو لیا تو کپڑا پاک ہو گیا۔ (عالمگیری، منیہ)

☆ نجاست اگر پتلی ہو تو تین بار دھونے اور تینوں بار بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس میں کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔

☆ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ (بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۸۲)

دوسرا طریقہ:

☆ سب سے پہلے کپڑے پر لگی نجاست صاف کریں۔

☆ اس کے بعد کپڑے کو پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال کر نلکا کھول دیں۔ اور تقریباً آدھی بالٹی جتنا پانی گرنے دیں۔ مثال کے طور پر اگر ایک بالٹی چھ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ تک پانی گرنے دیں، اب وہ کپڑا پاک ہے۔

کپڑے کا پاک ہونا اور سائنسی تحقیق:

کپڑے انسان کی بنیادی ضرورت ہیں اگر نمازی کا بدن اور کپڑے پاک نہ ہوں تو قسم قسم کے جراثیمی مادے مختلف بیماریوں کا باعث بن جاتے ہیں، گندے کپڑوں سے نماز پڑھنے میں وہ تازگی (فریشنیس) (Freshness) حاصل نہیں ہوتی جو صاف کپڑوں سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی ناپاک کپڑے والا شخص جہاں بیٹھے وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ میلے کچیلے کپڑوں سے انسان کی سوشل لائف بھی کچھ نہیں رہتی کہ ہر شخص ایسے کپڑوں والے سے گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے تاکہ وہ صاف اور پاک رہے اور ہر شخص اس سے محبت کرے۔

نماز کی جگہ کا پاک ہونا:

جس طرح کپڑے اور بدن کا پاک ہونا ضروری ہے اسی طرح نماز کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جو پاک صاف ہو۔

☆ زمین زیادہ تر قدرتی عوامل مثلاً دھوپ، ہوا وغیرہ سے پاک ہو جاتی ہے اسی طرح جائے نماز، چٹائی، دری یا چاندنی وغیرہ کا بھی نجاست سے پاک ہونا شرط ہے۔

☆ جائے نماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نجاست ہو تو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قرب سے بچنا چاہیے کہ یہ باعث کراہت ہے۔

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی تحقیق:

نمازی کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے۔ اس کے لئے ایسی جگہ منتخب کی جائے جہاں متعدد امراض کے جراثیم نہ ہوں۔ ناپاک اور غیر موزوں جگہ انسانی جسم پر خطرناک اثرات مرتب کرتی ہے۔ اور پیتھالوجی کے مطابق کئی ایسی بیماریاں پیدا کرتی ہے کہ جو جسم و دماغ کی تمام قوتیں ختم کر دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ناپاک زمین سے تشنج ہیضہ، ٹائی فائیڈ وغیرہ جیسے موذی امراض کا خطرہ ہوتا ہے۔ **Good Health**

(from, Mrs. Malik)

لیکن یہ تحقیقات اب ہوئی ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات مہیا کرتا ہے۔ جس نے صدیوں قبل اس پہلو سے آگاہ کر دیا۔

(2) سترِ عورت

سترِ عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا نماز میں فرض ہے۔ اس کا چھپانا۔

☆ عورت کے لئے نماز کی حالت میں منہ کی ٹکلی اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے سوا سارا بدن (یعنی ان کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا ضروری ہے) لہٰذا نماز کے لئے اگر تنہا اندھیری کوٹھری میں بھی ہو سوائے ان پانچ عضو کے تمام بدن چھپانا فرض ہے۔

☆ اسی طرح بعض خواتین جب نماز شروع کرتی ہیں تو ان کے کان نظر آرہے ہوتے ہیں اور اسی طرح کلائیاں اور ٹخنے بھی نظر آرہے ہوتے ہیں حالانکہ نماز میں ان اعضاء کا چھپانا فرض ہے لہٰذا اس طرح نماز شروع نہ ہوگی۔

☆ نماز میں جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو ایک چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی کھل گیا اور فوراً چھپا لیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا خود کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا تو نماز جاتی رہی۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

☆ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکے یا چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔

لہٰذا ایسے باریک کپڑے مثلاً وائل، خالی، کریپ، نازک ململ، باریک جارجیٹ وغیرہ کے دوپٹے اور کپڑوں سے نماز نہ ہوگی، جس طرح بالوں کی رنگت کا نظر نہ آنا فرض ہے اسی طرح بدن کی رنگت اگر جھلکی یا چمکی تو نماز نہ ہوگی۔

سترِ عورت اور سائنسی تحقیق:

عورتوں کے باریک لباس سے جہاں شرم وحیا، حجاب ووفا ختم ہو جاتی ہے وہاں اس کے کچھ اور نقصانات بھی واقع ہوتے ہیں۔

☆ سورج میں موجود الٹرا وائلیٹ ریز (Ultra Voilat rays) سخت گرمی میں جلد اور جسم کے لئے بہت نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں لباس سے باہر ہی رک جاتی ہیں۔ اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعاعیں جلد کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

☆ اس کے علاوہ جس لباس سے عورت کے جسم کی رنگت جھلکے اس جسم غلیظ نسواری لہریں نکلتی ہیں۔

(3) وقت

تعریف: قدرت نے انسان کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اسکے اوقات اور وقفے مقرر کئے ہیں۔ اور یہی اوقات اور وقفے "اوقات نماز" کہلاتے ہیں۔

اوقات نماز پر حکم ربی:

ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا (سورۃ نساء، آیت ۱۰۳)

ترجمہ کنز الایمان "بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے"۔

اوقاتِ نماز پر حدیثِ نبوی ﷺ

امام احمد ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے اول آخر ہے اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا رنگ زرد ہو جائے اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشاء جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے (یعنی وقتِ مباح بلا کراہت)

تقریباً ہر مذہب کے پیروکا مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک اور روح کی غذا نماز ہے۔ دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔

☆ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔ (Islam & Science)

☆ دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان ہو جاتا ہے۔

☆ عصر اور مغرب کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید دن کے بعد مزید روح کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔

☆ عشاء کی نماز میں تعداد رکعت زیادہ ہونے میں ایک حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

نماز فجر: فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔ اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے۔ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ۔

نمازِ فجر کی سائنسی تحقیق:

نمازِ فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظانِ صحت (ہائجین) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنی افتادِ قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑیں پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔ اب اگر انسان صبح اٹھتے ہی سترہ (۱۷) رکعت کی نماز پڑھے تو اس کی صحت بہت جلد ختم ہو جائے گی اور وہ بہت جلد ہی اعصاب اور لاغری کا مریض بن جائے گا۔ اور پھر رات سونے کے بعد صبح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے۔ اور خالی پیٹ بھی اس وقت جب اعصاء رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے۔ دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ اٹھک بیٹھک بہت مضر ہے۔ سبحان اللہ! اس لئے اللہ رب العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے۔ لہٰذا اگر اس نے نماز کا وضو اور مسواک نہ کیا اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو جراثیم رات بھر پھیلتے پھولتے رہتے ہیں۔ اور بیکٹیریا کی ایک خاص قسم رات کو سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے اگر وہ غذا لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش آنتوں کے ورم اور السر کے خطرات ہو جاتے ہیں۔ (Islam & Science)

نمازِ ظہر: نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔

نمازِ ظہر اور سائنسی تحقیق:

☆ خواتین صبح اٹھ کر دوپہر تک بدستور کام میں مگن رہتی ہیں جس سے ان کا ذہن و جسم تھک جاتا ہے۔ اور یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ اگر بہت تھکن کے وقت نمازِ ظہر پڑھی جائے تو یہ جسم و دماغ کو پھر سے ہشاش بشاش تر و تازہ اور بقیہ دن کے کام کرنے

☆ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔

☆ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(Islam & Science)

نمازِ مغرب: نمازِ مغرب کا وقت سورج کی ٹکیا ڈوب جائے تو شروع ہوتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے۔ اور شفق اسی سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ 35 منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

نمازِ مغرب اور سائنسی تحقیق:

☆ آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات بالخصوص عورت کے جذبات مسرور اور خوش وخرم اور پرکیف ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ذہنی سکون کے ساتھ محوِ گفتگو ہوتی ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہِ راست منتقل ہوتی ہیں۔ اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔

بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی بندی کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (Islam & Science)

نمازِ عشاء: مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی یعنی شفق کے ڈوبتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔

☆ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

(Islam & Science)

نمازِ مغرب: نمازِ مغرب کا وقت سورج کی ٹکیا ڈوب جائے تو شروع ہوتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے۔ اور شفق اسی سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے اور یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ اور زیادہ زیادہ ایک گھنٹہ 35 منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

نمازِ مغرب اور سائنسی تحقیق:

☆ آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات بالخصوص عورت کے جذبات مسرور اور خوش و خرم اور پر کیف ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ذہنی سکون کے ساتھ محوِ گفتگو ہوتی ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہِ راست منتقل ہوتی ہیں۔ اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔

بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی بندی کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (Islam & Science)

نمازِ عشاء: مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی یعنی شفق کے ڈوبتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

نمازِ عشاء اور سائنسی تحقیق:

☆انسان طبعی طور پر لالچی ہے جب دنیا کے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر واپس آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے، اور لذت حرص میں کھانا زیادہ کھا لیتا ہے۔ اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے۔ کہ سارے دن کا تھکا ہوا ذہن لیکر اگر وہ نیند کرے گا تا بے سکون ہوگا۔ اس کو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے۔ اور پھر جب یہ نماز پڑھ کے سوئے گا تو جسطرح صبح اٹھتے ہی فجر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلائے گی۔

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر اس وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔ (Islam & Science)

(4) استقبال قبلہ

استقبال قبلہ یعنی کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا۔

استقبال قبلہ پر حکم خداوندی عزوجل:

فول وجهك شطر المسجد الحرام و حيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره۔ (پارہ ۲، آیت نمبر ۱۵۰)

ترجمہ: "تو اپنا منہ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیر و اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو اسی کی طرف (نماز میں) منہ کرو۔"

☆مسئلہ: کعبہ کی طرف منہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہو (یعنی پھری ہوئی ہے) مگر منہ کا کوئی حصہ کعبہ کے مواجہ میں ہے تو نماز ہو جائے گی۔ اس کی مقدار ۴۵ ڈگری رکھی گئی ہے تو اگر اس کی مقدار ۴۵ ڈگری سے زائد انحراف ہے تو استقبال قبلہ نہ پایا گیا، نماز نہ ہوگی

(بہار شریعت)

☆مسئلہ: اگر استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً بیمار ہے کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس منہ کعبے کی جانب پھیر دے تو ایسی صورت میں جس رخ پر نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

☆اگر کسی جگہ قبلے کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو حکم ہے کہ تحری کرے۔ یعنی سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل مطمئن ہو ادھر ہی منہ کر لے۔ لیکن تحری کیلئے ضروری ہے کہ نہ کوئی شخص بتانے والا ہو نہ مسجدیں محرابیں ہوں اور نہ چاند سورج سے شناخت ہو سکے۔

☆اگر کوئی عورت نماز پڑھ رہی تھی اس نے قبلے سے بال عذر جان بوجھ کر سینہ پھیر دیا اگر فوراً ہی قبلے کی طرف ہو گئی نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا ارادہ پھر گئی اور تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی۔ اور اگر منہ قبلے سے پھرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلے کی طرف منہ کر لے نماز نہ جائے گی۔ مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے (منیہ) (بحرالرائق)

(5) نیت

نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔

(تنویر الابصار)

نیت پر حکم ربی وجل: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وما امروا الالیعبد واللہ مخلصین لہ الدین ۔ پارہ نمبر ۳۰ سورہ بینہ آیت نمبر ۵

ترجمہ: "انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں اس کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے"۔

نیت پر حدیث نبوی ﷺ

انما الاعمال بالنیات ولکل امری مانویٰ۔

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔

(بخاری و مسلم۔ رواہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

مسائل ضروریہ:

☆ نیت زبان سے کہہ لینا مستحب ہے، اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں اُردو تا فارسی وغیرہ میں ہو سکتی ہے۔

☆ فرض نماز میں فرض کی نیت ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خالص نماز کی نیت کرے جو پڑھنی ہے، مثلاً ظہر یا عصر کی۔

☆ وتر میں واجب کی نیت کرے۔

☆ تراویح میں تراویح کی نیت کرنا ضروری ہے۔ یونہی سنتوں میں سنت کی نیت کرے۔

☆ نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، کہ میں نماز پڑھتی ہوں۔

(درمختار، ردالمختار)

☆ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں، البتہ فضیلت ہے تو اگر رکعات کی تعداد میں خطا ہوگئی مثلاً تین رکعات ظہر کی یا چار رکعات مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

☆ فرض و واجب قضا ہو گئے تو ان میں دن اور نماز دونوں کا معین کرنا ضروری ہے۔ مثلاً منگل کی ظہر کی نماز کی قضا۔

☆ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو نماز بدستور جاری رہے گی اگر بغیر نیت کئے نماز کے منافی کوئی کام کر لیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار، ردالمختار)

نیت کا مسنون طریقہ:

نیت کرتے وقت نماز کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

اگر ایک بھی شرط مکمل نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔

☆ نیت کرتے وقت دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔

☆ نیت کرتے وقت قبلہ رُخ کھڑی ہوں۔

☆ نیت کرتے وقت ہاتھ لٹکے ہوئے ہوں۔

☆ نیت کرتے وقت نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

☆ پھر نیت کرے، میں نے نیت کی آج کی ظہر، چار رکعت فرض کی، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ عزوجل کے واسطے۔

نیت کی سائنسی تحقیق:

جب نماز کی نیت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان کے اوپر سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔

نماز میں جب ہاتھ اٹھا کر (عورت) دونوں کندھوں کے قریب لے جاتی ہے تو ایک مخصوص برقی رو نہایت باریک رگ اپنا کنڈیز بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے خلیوں کو چارج کر دیتی ہے۔ جس کو شعور نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکہ ہوتا ہے اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر دماغ کے اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں دماغ کی روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں۔

☆ پھر جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہے جس سے جنسی نظام میں تعدیل اور جسم کے لئے

موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ تاکہ انسانی نسل دوسری نسلوں سے ممتاز اور اشراف رہے۔ پھر جب قرأت کی جاتی ہے تو جیسے ہی الفاظ ادا ہوتے ہیں تو روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفاتِ الٰہیہ سے اکتسابِ فیض کرتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفاتِ الٰہیہ سے اکتسابِ فیض کرتی ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ (Islam & Sciences)

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

فرائض وہ چیزیں ہوتی ہیں کہ اس کے ادا کئے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ وہ سات چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ تکبیر تحریمہ ☆ قیام ☆ قرأت ☆ رکوع ☆ سجود ☆ قعدہ اخیرہ ☆ خروج بصنعہ

تکبیر تحریمہ:

حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعالِ نماز سے اسکو بہت زیادہ اتصال ہے اسلئے فرائض نماز میں اسکا شمار ہوا۔

تکبیر تحریمہ پر حکم ربی:

وذکر اسم ربہ فصلی۔ (سورۃ الاعلیٰ پارہ نمبر ۳۰ آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: ''اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی''۔

تکبیر تحریمہ پر حدیثِ نبوی ﷺ:

تکبیر تحریمہ پر کئی احادیث منقول ہیں حضور اکرم ﷺ نے اللہ اکبر سے نماز شروع

کی ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور انگوٹھے اپنے کانوں کے مقابل کر لئے۔ (بخاری و مسلم و بیہقی: جاء الحق حصہ دوم)

تکبیرِ تحریمہ کی تعریف:

نماز شروع کرتے وقت جو اللہ اکبر کہا جاتا ہے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

تکبیرِ تحریمہ کا درست طریقہ:

☆ عورتوں کے لئے تکبیر تحریمہ کا درست طریقہ یہ ہے کہ عورت اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔

☆ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں انگلیاں اپنے حال پر ہوں۔

☆ ہاتھوں کو چادر سے باہر نہ نکالیں۔

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئیں دونوں ہاتھ سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح رکھیں کہ الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی ہو۔

☆ اللہ اکبر کہتے ہوئے سر نہ جھکائیں نہ آسمان کی طرف اٹھائیں بلکہ قبلہ رو رہیں۔

مسائلِ ضروریہ:

تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اگر لفظ اللہ کو "آللہ" یا اکبر کو "آکبر" یا "اکبار" کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر کہے تو نماز فاسد ہے۔ کفر کا بھی اندیشہ ہے۔ (درمختار)

☆ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اجل، اللہ اعظم یا اللہ کبیرہ وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیر، درمختار)

☆ اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔(در مختار)

تکبیر تحریمہ پر سائنسی تحقیق:

☆ جب تکبیرِ تحریمہ میں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے جاتے ہیں تو بازوؤں گردن کے پٹھوں اور شانوں کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔ دل کے مریض کے لئے ورزش بہت ضروری ہے جو کہ نماز میں خود بخود ہو جاتی ہے۔ یہی ورزش فالج سے بچاتی ہے۔

☆ تکبیر تحریمہ کے وقت سر نہ جھکانے کی وجہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا فوائد اس وقت حاصل ہونگے جب سر نہ جھکایا جائے۔(Islam & Science)

قیام:

قیام یعنی کھڑا ہونا: پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔

قیام پر حکم ربی:

وقوموالله قنتين۔

ترجمہ: اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔(سورہ بقرہ پارہ نمبر 2 آیت نمبر 238)

قیام پر حدیثِ نبوی ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے پہلے گفتگو کے بعد فرمایا،

"جب تم نماز کے لئے تیار ہو اچھی طرح وضو کر کے قبلہ رو کھڑے ہو"۔

(بخاری و مسلم)

قیام کی تعریف:

نماز کا وہ رکن جس میں سیدھے کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ اور سورت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ قیام کہلاتا ہے۔

قیام کا درست طریقہ:

☆ قیام کے وقت دونوں پاؤں میں چار انگل کا فاصلہ ہو۔

☆ قیام میں عورت ہاتھوں کو سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی ہو۔

☆ نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔ (یہ عمل مستحب ہے)

مسائلِ ضروریہ:

☆ فرض وتر اور سنتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ کہ اگر حالت تندرستی میں یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں تو نہ ہوں گی۔

☆ اگر عصا کے سہارے یا خادم کے سہارے یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے (غنیۃ)

تنبیہ: آجکل عموماً عورتوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا سا بخار آیا یا معمولی سی تکلیف ہوئی یا گھر کی مصروفیات کے باعث یا بازار جا کر تھک گئی تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں جبکہ یہی عورتیں کھڑی ہو کر باتیں کرنے لگ جائیں تو دس دس، پندرہ پندرہ منٹ اس حال میں گزار دیتی ہیں۔ ہماری بہنوں کو چاہیے کہ ان مسائل سے آگاہ ہوں کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ان کا اعادہ (دہرانا) واجب ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ دیوار وغیرہ کا سہارا لے کر نماز پڑھ سکتی تھی اور بیٹھ کر پڑھی تو اسکا دہرانا بھی واجب ہے۔

قیام کی سائنسی تحقیق:

☆ قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

☆ قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے۔ روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔

قوت فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

☆ نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، اور ہاتھوں کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے۔ گھٹیا کے درد کو ختم کرتا ہے۔ لیکن شرط ہے کہ جسم سیدھا رہے۔ خم واقع نہ ہو۔

سینے پر ہاتھ باندھنے کی سائنسی تحقیق:

☆ عورتیں نیت کے بعد جب سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے۔ اور وہ غدود نشو نما پاتے ہیں۔ جس کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے، پس وہ غذا جو بچوں کو ملتی ہے۔ تو ان کے اندر نورانی شعور بیدار کر دیتی ہے

☆ اس سے نظام انہضام درست ہوتا ہے۔ قبض دور ہوتی ہے۔

☆ معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔

☆ ڈاکٹر ڈارون کے مطابق جب عورتیں سینے پر ہاتھ رکھ کر دنیا سے کٹ کر پرسکون حالت میں ہوتی ہیں۔ ان کے اندر ایک خاص قسم کی شعاعیں (Rays) پیدا ہوتی ہیں جو کہ ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ شعاؤں کا خروج اور دخول اس جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے اس عورت کا جسم کبھی بھی خلیات سرطان (Cells of Caner) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کی سائنسی تحقیق:

☆ دائیں ہاتھ سے خاص طور سے جو شعاعیں نکلتی ہیں۔ وہ مثبت (Positive) اور بائیں ہاتھ سے منفی (Negative) شعاعیں نکلتی ہیں۔ دائیں ہاتھ کی مثبت شعاعیں، بائیں ہاتھ میں منتقل ہو کر طاقت، قوت اور تحریک کا باعث بنتی ہیں۔ جن سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے۔ اور پریشان نہیں ہوتا۔

☆ اس عمل سے ہاتھ کے فالج کا اندیشہ نہیں رہتا۔ بلکہ ہاتھ کے فالج والے لوگوں کو یہ ورزش کرائی جاتی ہے۔

نگاہ سجدہ گاہ پر ہونے کی سائنسی تحقیق:

☆ نماز میں نگاہ سجدے کی جگہ ہونا لازمی ہے۔ چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہے۔ اس لئے دایاں ہاتھ اوپر رکھا گیا ہے۔ تا کہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر ہوں۔ (Health & Sciences)

by William John

قرأت:

یعنی قرآن کریم پڑھنا۔

☆ قرأت پر حکم ربی: اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

فاقرءوا ما تیسر من القرآن (پارہ نمبر 29 سورۃ المزمل، آیت نمبر 20)

ترجمہ کنزالایمان: ''اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو''۔

قرأت پر حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اسکی نماز کامل نہیں''۔

قرأت کی تعریف:

قرأت اسکا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔

قرأت کرنے کا درست طریقہ:

قرأت کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ تجوید کے ساتھ، یعنی مخارج کی صحیح ادائیگی کے ساتھ قرأت کی جائے۔ اور اتنی آواز ہو کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنی اور کوئی مانع مثلاً شور و غل اور ثقل سماعت بھی نہیں تو نماز نہ

ہوئی۔(عالمگیری)

مسائل ضروریہ:

☆ مطلقاً ایک آیت پڑھنا ضروری ہے۔(بہار شریعت)

☆ سورۂ فاتحہ اور اسکے ساتھ ایک چھوٹی سورہ یا اس کے برابر کی آیت ملانا واجب ہے۔

☆ فرض کی پہلی دو رکعتوں اور وتر، سنتِ مؤکدہ و غیر مؤکدہ کی تمام رکعتوں میں قرأت سورۂ فاتحہ اور سورت ملانا واجب ہے۔

قرأت پر سائنسی تحقیق:

☆ جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سے سنے۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوار و تجلیات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لئے اسکا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے۔ اور جب کہ وہ اس حالت میں رہتا ہے۔ تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں غیر مرئی شعائیں (Rays) کہتے ہیں، احاطہ کئے ہوتی ہیں۔

☆ ماہر روحانیت (HeadBater) کہتا ہے کہ ہر لفظ ایک یونٹ (Unit) ہے۔ اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے۔ جو مثبت اور منفی ہوتی ہے۔

☆ خون کے سرخ ذرات (Hemoglobene) تحقیق کے مطابق غیر مرئی اثرات سے لوٹتے ہیں۔ اور اس کے لوٹنے کے عوامل بڑھ جائیں۔ تو بلڈ کینسر (Blood Cancer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ نماز میں تلاوت کی وجہ سے اس کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ (Health and Sciences)

by William John.

رکوع:

قیام کے بعد اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

رکوع پر حکم ربی عزوجل:

وارکعوا مع الرکعین ۔(پارہ نمبر 2 سورۃ بقرہ آیت نمبر 43)

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو''۔

رکوع پر حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو نماز کی تعلیم فرماتے ہوئے فرمایا............ مختصراً'' پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تمہیں رکوع میں اطمینان ہو جائے'' (بخاری و مسلم)

رکوع کی تعریف: قرأت کے بعد جھک کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھتا اس مخصوص عمل کی ادائیگی کو رکوع کہتے ہیں۔

رکوع کا عملی طریقہ:

☆ رکوع کا عملی طریقہ یہ ہے کہ عورتیں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

☆ پیٹھ سیدھی نہ کریں۔ ☆ گھٹنوں پر زور نہ دیں۔ ☆ ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح ہوں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور بازو پہلو سے ملا کر رکھیں۔

☆ عورتیں حالتِ رکوع میں پنڈلی کو جھکائیں، مردوں کی طرح سیدھی نہ کریں۔

☆ پاؤں کے دونوں ٹخنے ملائیں۔ ☆ نگاہ قدموں پر رکھیں۔ ☆ رکوع میں تین یا پانچ یا سات بار '' **سبحان ربی العظیم** '' پڑھیں۔ ☆ رکوع صحیح طریقے سے ادا کرنا کہ اعضاء، سکون میں آجائیں ضروری ہے یہ تعدیل ارکان میں سے ہے۔

☆ ایسی نماز جس میں رکوع اطمینان سے ادا نہ کیا جائے یعنی تعدیل ارکان نہ کیا جائے تو نماز ناقص اور واجب الاعادہ ہوتی ہے

جیسا کہ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔ کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص نماز میں سے کچھ چراتا ہے۔ وہ بدترین چور ہے"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا، "یا رسول اللہ! ﷺ کوئی نماز کو چوری کیسے کرسکتا ہے؟" حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "رکوع وسجود کو پورا ادا نہ کرنا نماز کی چوری ہے"۔

رکوع پر سائنسی تحقیق:

☆ رکوع اگر صحیح طریقے سے ادا کیا جائے تو گھٹنوں اور کمر کے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

☆ رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں افاقہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ دورانِ رکوع چونکہ ہاتھ پنچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازوؤں کے پٹھے طاقتور ہوتے ہیں۔

☆ رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کے حرام مغز میں ورم (Inflammation of Spinal Card) ہوگیا ہو جلد صحتیاب ہو جاتے ہیں۔

☆ رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

☆ رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

☆ رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

☆ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دورانِ خون کے بہاؤ (Circulation of Blood) کی وجہ سے دماغ اور نگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔(Islam & Science)

قومے کی تعریف:

رکوع کرنے کے بعد جو سیدھا کھڑا ہوتے ہیں اسے قومہ کہتے ہیں۔

قومے کا حکم: قومہ کرنا واجب ہے۔

قومہ کرنے کا طریقہ:

☆ رکوع سے "**سمع الله لمن حمده**" کہتے ہوئے کھڑے ہونے کے بعد "**اللهم ربنا ولك الحمد**" کہیں۔

☆ سیدھے اس طرح کھڑے ہوں کہ کمر بالکل سیدھی ہو۔

☆ دونوں قدموں میں چار انگل کا فاصلہ ہو۔

☆ ہاتھ لٹکے ہوئے اور نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

مسئلہ ضروری: اگر رکوع کرنے کے بعد قومہ کئے بغیر سجدہ کر لیا تو ایسی نماز واجب اعادہ ہوگی۔

سجدہ: پیشانی کا زمین پر جمنا سجدے کی حقیقت ہے۔

سجدے پر حکم ربی: "**واسجدوا**" (پارہ ۱۷ سورۂ حج آیت ۷۷)

ترجمہ: "اور سجدہ کرو"۔

سجدے پر حدیث نبوی ﷺ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "سب سے زیادہ قرب بندے کو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ہے کہ سجدے میں ہو لہٰذا دعا زیادہ کرو"۔

سجدے کی تعریف: رکوع کرنے کے بعد بیٹھ کر پیشانی کو زمین سے لگایا جاتا ہے اسے سجدہ کہتے ہیں۔

سجدے کا درست طریقہ: ☆ سجدے میں اس طرح جائیں کہ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر آہستہ سے رکھیں۔

☆ بائیں سرین پر بیٹھیں۔ ☆ دونوں قدم دہنی جانب نکال دیں۔ ☆ پھر دونوں ہتھیلیاں زمین پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ قبلے کی جانب ہو۔

☆ کہنیاں ملی ہوئی ہوں۔

☆ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں سر اس طرح رکھیں کہ پہلے ناک پھر پیشانی لگے۔

☆ بحر الرائق میں ہے کہ عورتوں کے لئے سجدے میں انگلیاں لگانا ضروری نہیں، عورتیں پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھیں بلکہ دہنی جانب رکھیں۔

☆ خوب سمٹ کر سجدہ کریں کہ بازو کروٹ سے کروٹ پیٹ سے پیٹ ران سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

☆ سجدے میں تین، پانچ یا سات مرتبہ "**سبحان ربی الاعلی**" پڑھیں۔ (ملخص بہار شریعت حصّہ سوم)

مسائل ضروریہ:

☆ سجدے میں عورت اپنا پچھلا حصہ نہیں اٹھائے گی۔

☆ حالتِ سجدہ میں نگاہ ناک پر ہوگی۔

☆ سجدے میں پیشانی اس قدر دبائی جائے کہ اب دبانے سے نہ دبے۔ پیشانی اگر خوب نہ دبی تو نماز نہ ہوگی۔

☆ اسی طرح ناک کی ہڈی کو دبانا واجب ہے۔ اگر ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

سجدے پر سائنسی تحقیق:

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Arteries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain) دماغی اعصاب (Brain

(Nervous) آنکھوں (eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دوران (Blood Circulation) متوازن (Normal) ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

سجدہ دائمی خوبصورتی کا بہترین ذریعہ:

"نمازی آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے۔ کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کی تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے جو نماز نہیں پڑھتا اس کے چہرے پر ایک افسردگی پھیلی رہتی ہے اس لیے حدیث پاک میں وارد ہے کہ

"جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صالحین کا نور ہوگا"۔

شیخ انجینئر نقشبندی فرماتے ہیں۔

"میری ملاقات امریکن ڈاکٹر سے ہوئی کہنے لگا کہ یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور نور آتا ہے تو وہ سجدے سے کبھی سر ہی نہ اٹھائیں"۔

☆ صحیح طریقے سے سجدہ کرنے سے بند نزلہ ثقل سماعت سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔

☆ صحیح طریقے سے سجدہ کرنے سے یادداشت صحیح کام کرتی ہے۔

☆ فہم وفراست میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑ جاتی ہے۔

(Health and Sciences)

by William John

کہنیاں نہ پھیلانے کے متعلق سائنسی تحقیق:

عورتوں کو حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلائیں۔ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب دودھ کے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

☆ اسی طرح سجدے میں رانوں کو جدا نہ کرنے کی وجہ سے پوشیدہ نسوانی امراض سے نجات ملتی ہے۔

☆ جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے۔ اور زخم ہوتا ہے صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔

☆ عورتیں اگر صحیح طریقے سے سجدہ کریں تو ان کا بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جائے گا جسم سڈول اور خوبصورت رہے گا۔ (Health & Sciences)

جلسے کی تعریف:

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔

جلسے میں بیٹھنے کا طریقہ:

سجدے سے اس طرح اٹھیں کہ پہلے پیشانی پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھائیں۔

دونوں قدم سیدھی جانب نکال دیں۔

☆ بائیں سرین پر بیٹھیں۔ ☆ دونوں ہاتھوں گھٹنوں کے قریب رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں۔

جلسے میں سائنسی تحقیق:

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Museles) اللہ تعالیٰ نے نسل بڑھانے کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت بنا دیتا ہے۔ جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہوتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

قعدہ اولیٰ کی تعریف:

☆ تین یا چار رکعتوں والی نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر جو بیٹھا جاتا ہے اسے قعدۂ اولیٰ (پہلا قعدہ) کہتے ہیں۔

قعدہ کا درست طریقہ:

☆ قعدہ کرنے کا درست طریقہ یہ ہے کہ دونوں قدموں کو سیدھی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں۔

☆ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں انہیں پکڑے نہیں نہ لٹکائیں۔

☆ نظریں گود پر رکھیں۔

☆ قعدۂ اولیٰ اگر فرض نماز وتر یا سنتِ موکدہ کا ہے تو صرف تشہد پڑھیں۔

☆ تشہد پر کچھ نہیں بڑھائیں اور قعدۂ اولیٰ اگر نفلی نماز اور سنتِ غیر موکدہ کا ہو تو درودِ پاک اور دعائے ماثورہ بڑھانا مسنون ہے۔

قعدۂ میں تشہد پڑھنے کا طریقہ:

☆ قعدۂ میں تشہد پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ شہادت پر اشارہ کریں یعنی کہ تشہد (التحیات) پڑھنے کے دوران جب کلمہ "لا" پر پہنچے تو چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کریں۔

☆ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالیں اور شہادت کی انگلی اٹھائیں اور اسے حرکت نہ دیں۔

☆ إلا پر گرادیں۔

☆ سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلیں۔

☆ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور ﷺ تشہد میں شہادت پر پہنچتے تو انگلی سے

اشارہ کرتے حرکت نہ کرتے"۔(ترمذی،نسائی)

"حدیث مبارک ہے کہ حضور اکرم،نورِ مجسم،سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر بھاری اور ہتھیار سے زیادہ سخت ہے"۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ ضروری:

☆ کسی قعدے میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

قعدۂ اخیرہ کی تعریف:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے کو قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں۔

قعدۂ اخیرہ کا عملی سنّت طریقہ:

نماز کی آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھیں اور اس طرح بیٹھیں کہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔اور بائیں سرین پر بیٹھ جائیں۔ہاتھوں کو رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں۔انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور قبلہ رو ہوں۔نگاہ گود کی طرف رکھیں۔تشہد میں جب کلمہ"لا"پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں۔چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا کر کلمے کی انگلی اٹھائیں اور اس کو حرکت نہ دیں اور کلمہ"الا"پر گرا دیں۔اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لیں۔

☆ تشہد پڑھنے کے بعد دونوں درودِ ابراہیمی پڑھیں اور اسکے بعد دعا ماثورہ جو اللھم سے شروع ہو پڑھیں۔

مسائل ضروریہ:

☆ قعدۂ اخیر نماز میں فرض ہے قعدۂ میں اتنی دیر بیٹھنا کہ جتنی دیر میں پوری تشہد(التحیات سے لے کر رسولہ تک)پڑھ لیا جائے فرض ہے۔

☆ قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

☆ چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ کرنا واجب ہے۔

قعدۂ اولیٰ اور اخیرہ پر سائنسی تحقیق:

☆ اس طریقے سے بیٹھنے پر مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں صحت مند پیدا ہوں۔

☆ اس طریقے سے پرانے پٹھوں کے امراض (Muscules Pains) ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

☆ اعصابی دباؤ اور کھنچاؤ سے راحت محسوس ہوتی ہے۔

☆ ذہنی انتشار کی کیفیت سکون میں بدل جاتی ہے۔ (Good Health)

by Mrs Malik

خروج بصنعہ کی تعریف:

قعدہ اخیرہ کے بعد قصداً سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا خروج بصنعہ کہلاتا ہے

خروج بصنعہ کا عملی طریقہ:

☆ قعدۂ اخیرہ میں دُعا ختم کرنے کے بعد اس طرح سلام پھیریں کہ پہلے سیدھے شانے کی طرف "السلام علیکم ورحمتہ اللہ" کہتے ہوئے اتنا منہ پھیریں کہ دایاں رخسار دکھائی دینے لگے۔

☆ سلام پھیرتے وقت نگاہ شانوں کی طرف رکھیں اور فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔

☆ پھر "السلام علیکم ورحمتہ اللہ" کہتے ہوئے اُلٹے شانے کی طرف اتنا منہ پھیریں کہ اُلٹا رخسار نظر آنے لگے۔

☆ نگاہ شانے کی طرف رکھیں اور فرشتوں پر بھی سلام کی نیت کریں۔

☆ سلام پھیرتے وقت بدن تا سینے کو نہیں گھمائیں، نہ ہی گردن کو سینے سے چپکائیں بلکہ صرف گردن گھما کر سلام پھیریں۔

فضیلت: بندہ جب سلام پھیرتا ہے تو جنت کے آٹھوں دروازے اسکے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(فضائل صلوٰۃ)

مسائل ضروریہ:

☆ اگر السلام کے علاوہ کسی دوسرے فعل سے نماز کو ختم کیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ کہ لفظ السلام کہنا واجب ہے۔

☆ لفظ "السلام" دوبارہ کہنا واجب ہے۔

☆ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا سنت ہے۔

☆ سلام میں اتنا منہ پھیریں کہ رخسار دکھائی دے سنت ہے۔

☆ **السلام علیکم ورحمتہ اللہ** دوبارہ کہنا سنت ہے۔

☆ اگر قعدہ اخیرہ اور خروج بصنعہ کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہر گئی تو سجدہ سہو واجب ہوا۔ چونکہ (دو فرض، دو واجب تا فرض اور واجب کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا واجب ہے) (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ 68)

☆ سلام کے وقت نگاہ کو شانے کی طرف رکھنا مستحب ہے۔

خروج بصنعہ پر سائنسی تحقیق:

☆ نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے۔ اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے۔ اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے۔

☆ کیونکہ نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے۔ تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Disease) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

نمازِ تہجد

نمازِ تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کی حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآنی آیت یہ باور کرا رہی ہے۔

نمازِ تہجد پر حکم ربی:

ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک۔

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کیجئے۔ (جو آپ کے حق میں زائد چیز ہے)(سورۂ بنی اسرائیل 89)

تہجد پر حدیثِ نبوی ﷺ

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا "ایسی عورت پر اللہ کی رحمت نازل ہو جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگا دے"۔

تہجد کی تعریف:

نمازِ عشاء کے بعد ختم سحر سے پہلے تک ایک گھڑی نیند کے بعد بیدار ہو کر جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں۔

☆ تہجد کے لئے عشاء کے بعد سونا ضروری ہے۔ (بغیر سوئے نمازِ تہجد ادا نہیں ہو سکتی)

☆ نمازِ تہجد کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

نمازِ تہجد پر سائنسی تحقیق:

☆ مغربی ڈاکٹروں نے ڈپریشن کے مرض کا علاج دریافت کیا ہے تہجد پڑھنا۔

☆ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

☆ علم نفسیات کے ماہرین نے جب تجربہ کیا تو اس عمل سے مریض کو صحتیاب پایا

☆ بے سکونی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

☆ اعصابی کھنچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔

☆ دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ ایسے افراد جن کی نگاہوں میں دو دو نظر آنے کی کیفیات پائی جائیں وہ ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ نماز تہجد انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے۔ جو اسے سارا دن ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

☆ مغربی ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں انہیں مایوسی کا مرض نہیں ہوتا چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

☆ علم نفسیات کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے۔ اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو فائدہ ہوا۔ اور وہ دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔

چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدھی رات کو جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

اب نماز کے مکروہات و مفسدات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ نماز کے دوران ان باتوں سے پرہیز کیا جائے اور نماز کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکے۔

(What Teaches Islam)

by Nina Khan

واجباتِ نماز

(۱) تکبیرِ تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔

(۲) الحمد شریف پڑھنا۔

(۳) سورت ملانا، یعنی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک تا دو آیتیں پڑھنا۔

(۴) الحمد شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۵) الحمد شریف اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا۔

(۶) قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا۔

(۷) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا۔

(۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسے میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

(۹) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (بعض خواتین کمر سیدھی نہیں کرتیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے۔)

(۱۰) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (بعض خواتین جلد بازی کی وجہ سے صحیح طریقے سے بیٹھنے سے پہلے ہی سجدے میں چلی جاتی ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے۔ چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے۔)

(۱۱) قعدۂ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نفل نماز ہو۔

(۱۲) فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ میں تشہد (یعنی التحیات) کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔

(۱۳) دونوں قعدوں میں تشہد مکمل پڑھنا، اگر ایک لفظ بھی چھوڑا تو ترک واجب ہو

جائے گا اور سجدہ سہو واجب ہوگا۔

(۱۴) فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں **اللھم صل علیٰ محمد ، یا اللھم صل علیٰ سیدنا** کہہ دیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔ (ردالمختار)

(۱۵) دونوں سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دونوں بار واجب ہے۔ لفظ علیکم واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۱۶) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۷) وتر میں تکبیر قنوت کہنا۔

(۱۸) نماز میں سہو ہو تو سجدۂ سہو کرنا۔

(۱۹) رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔

(۲۰) ہر فرض اور واجب کا اس کی جگہ ہونا۔

(۲۱) سجدہ ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا۔

(۲۲) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔

(۲۳) چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔

(۲۴) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

(۲۵) دو فرض یا دو واجب یا فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔

سجدۂ سہو

واجبات نماز میں سے جب کوئی واجب چھوٹ جائے یا بھولے سے رہ جائے تو

اس کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو واجب ہے۔ حدیث مبارک میں ہے، ایک بار حضور ﷺ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں، پھر سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔ (ترمذی، رواہ مغیرہ بن شعبہ)

سجدۂ سہو کا طریقہ:

قعدۂ اخیر میں التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کریں پھر تشہد درود دعا پڑھ کر سلام پھیریں۔ (عامہ کتب)

مسائل ضروریہ:

☆ اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے تو بھی کافی ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری، در مختار)

☆ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہی، سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا نماز دوبارہ پڑھے۔

☆ جان بوجھ کر واجب چھوڑ دیا یا سہواً واجب چھوٹ گیا اور سجدۂ سہو نہ کیا تو دونوں صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (در مختار)

☆ فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

☆ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو دو ہی سجدے کافی ہیں۔ (رد المحتار)

☆ جس پر سجدۂ سہو واجب تھا اسے یہ یاد ہی نہ رہا کہ سجدۂ سہو کرنا ہے اور نماز ختم کرنے کے لئے سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوئی تھی لہٰذا جب تک کوئی ایسا کام نہ کیا جو نماز فاسد کر دیتا ہے تو اس کے لئے حکم ہے کہ سجدۂ سہو کرے اور اپنی نماز

پوری کرے۔(درمختار)

رکعت کی تعداد میں شک ہونا:

☆ جس کو نماز میں تعداد رکعت میں شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار اور یہ بالغ ہونے کے بعد پہلا واقعہ ہے تو نماز توڑ دے اور نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پہلے بھی ہو چکا ہے تو غالب گمان جس طرف ہو یعنی ایک طرف زیادہ دل جمتا ہے تو اسی کو اختیار کریں اور اگر اسکی طرف دل نہیں جمتا تو کم کی جانب اختیار کریں مثلاً تین اور چار میں شک ہے تو تین قرار دیں اور تین میں شک ہو تو دو۔

☆ تیسری اور چوتھی دونوں میں قعدہ کریں کہ احتمال ہے کہ یہ تیسری نہ ہو اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیں۔اور غالب گمان کی صورت میں سجدہ نہیں مگر سوچنے میں ایک رکن کی مقدار (یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر) وقفہ ہو گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گیا۔

☆ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں تو اگر وقت باقی ہے تو پڑھ لے ورنہ نہیں۔(بہار شریعت حصہ سوم)

مکروہاتِ نماز

مکروہات دو قسم کے ہیں (i) مکروہ تنزیہی (ii) مکروہ تحریمی۔

مکروہ تنزیہی یعنی جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر کرنے پر سزا وعذاب بھی نہیں اور مکروہ تحریمی وہ ہے جس سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہگار ہوتا ہے۔

مکروہاتِ تحریمی

(1) جان بوجھ کر کسی واجب یا سنت کو چھوڑ دینا، جیسے کپڑے اور بدن کے ساتھ کھیلنا۔

(2) کنکریوں کو الٹ پلٹ کرنا۔البتہ سجدے کے لئے ایک بار کر سکتے ہیں۔جبکہ باعث تکلیف ہو۔

(3) انگلیوں کو چٹخانا، اور انہیں ایک دوسرے میں داخل کرنا۔

(4) کولہوں پر ہاتھ رکھنا۔ (5) گردن گھما کر ادھر اُدھر دیکھنا۔

(6) قصداً جماہی لینا۔ (7) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا۔

(8) ناک اور منہ کو ڈھانکنا۔ (9) تصویر پر سجدہ کرنا۔

(10) کسی واجب کو ترک کرنا۔ (11) پیشاب، پاخانے یا ہوا کی شدت کے وقت نماز پڑھنا۔ (12) تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (دُرِّ مختار)

(13) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ (دوسرے شخص کو بھی نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اس کے چہرے کی طرف رُخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا گنہگار ہوا اور اس نمازی پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے)۔

(14) اُلٹا قرآن مجید پڑھنا (مثلاً پہلی رکعت میں "تَبَّتْ" پڑھی اور دوسری میں "اذا جاء") یہ قرأت کا مکروہ تحریمی ہے اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (15) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ (رسائل عطاریہ صفحہ ۱۰۵)

مکروہاتِ تنزیہی

(1) سرین پر بیٹھ کر گھٹنوں کو کھڑا کرنا۔ (2) آستین چڑھا لینا۔

(3) اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا۔ (4) بلا عذر چوکڑی مار کر بیٹھنا۔

(5) بالوں کو گوندھنا۔ (6) غیر قیام کی حالت میں قرأت کرنا۔

(7) نفل نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا اور باقی تمام نمازوں میں دوسری رکعت کو پہلے سے لمبا کرنا۔ (8) فرض نماز کی ایک رکعت میں کسی سورت کو دو بار یا زیادہ پڑھنا۔

(10) دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی دو چھوٹی سورتوں کے درمیان ایک سورت کے ساتھ فصل کرنا۔

(11) قصداً خوشبو سونگھنا۔ (12) ایک یا دو بار کپڑے یا پنکھے سے ہوا لینا۔

(13) سجدے وغیرہ میں ہاتھوں یا پاؤں کی انگلیوں کو قبلے سے پھیر دینا۔

(14) رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر نہ رکھنا۔ (15) انگڑائی لینا (16) عمل قلیل کرنا (17) جوں پکڑنا اور اسے مارنا (18) منہ میں کوئی چیز رکھنا جو مسنون قرأت میں رکاوٹ پیدا کرتی ہو (19) ناک میں کوئی عذر نہ ہونے کے باوجود صرف پیشانی پر سجدہ کرنا۔ (20) حمام، گذرگاہ، قبرستان اور دوسرے زمین میں اس کی مرضی کے بغیر نماز پڑھنا (21) نجاست کے قریب نماز پڑھنا۔ (22) اتنی نجاست کے ساتھ نماز پڑھنا جو مانع نہیں ہے۔ (23) کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔ (24) کھانے کی موجودگی میں جب اس کی طرف طبیعت کا میلان ہو۔ (25) ایسے کام کے وقت نماز پڑھنا جو دل کو مشغول رکھتا ہو اور خشوع میں خلل ڈالتا ہو۔ (26) آیت اور تسبیح کو ہاتھ سے شمار کرنا۔ (27) کسی سورۃ کو مقرر کر لینا کہ اس کے علاوہ نہیں پڑھے گی۔ البتہ آسانی کے لئے یا نبی کریم ﷺ کی قرأت سے تبرک حاصل کرنے کی خاطر ایسا کر سکتی ہے۔ (نور الایضاح (28) نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ (29) نماز میں بلا عذر چار زانو بیٹھنا۔ (30) ارادتاً کھنکارنا۔ کھانسنا (اگر طبیعت چاہتی ہو تو حرج نہیں) (31) نماز میں ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین زور سے کہنا۔ (32) بغیر عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا۔ (33) ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دھیان بٹے مثلاً زینت اور لہو ولعب وغیرہ (بہار شریعت) (34) بغیر عذر ہاتھ سے مکھی مچھر اڑانا۔ (نماز میں جوں یا مچھر ایذا دیتے ہوں پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جبکہ عمل کثیر سے نہ

ہو۔(بہار شریعت)(35)ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ۔(عالمگیری)(36)نمازی کے ہر چہار سمت تصویر کا ہونا۔

(رسائل عطاریہ صفحہ ۱۰۴)

مفسداتِ نماز

(1)گفتگو کرنا، اگرچہ بھول کر ہو یا غلطی سے ہو۔(2)ایسے کلمات کے ساتھ دعا مانگنا جو ہمارے (دنیوی) کلام سے مشابہ ہو۔(3)سلام کرنے کی نیت سے لفظ سلام کہنا۔اگرچہ بھول کر ہو۔(4)زبان یا ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا۔(5)عمل کثیر کرنا۔(6)قبلہ سے سینہ پھیرنا۔(7)کوئی چیز منہ کے اندر باہر سے لیکر کھانا اگرچہ کم ہو۔(8)دانتوں کے درمیان جو کچھ (رکا ہوا) ہے اسے کھانا جب وہ (کم از کم) چنے کے برابر ہو۔(9)کوئی مشروب پینا۔(10)کسی عذر کے بغیر کھانسنا(11)اُف، اُف کرنا۔(12)آہ! کرنا۔(13)کراہنا۔(14)درد یا مصیبت کی وجہ سے بلند آواز سے رونا، البتہ جنت یا دوزخ کے ذکر سے نہیں۔(15)چھینکنے والے کو "یرحمك الله" کے ساتھ جواب دینا۔(16)لاالٰہ الا اللہ، شریک باری تعالیٰ کے بارے پوچھنے والے کو لا الٰہ کے ساتھ جواب دینا(17)بری خبر سن کر "انا للّٰه وانا اليه راجعون" کہنا۔(18)خوشخبری سن کر الحمد الله کہنا(19)تعجب خیز خبر سن کر لا اله الله سبحان الله کہنا(20)تیمم والے کا پانی کو دیکھ لینا۔(21)ان پڑھ کو کوئی آیت سیکھ لینا۔(22)اشارے سے نماز پڑھنے والے کا رکوع اور سجود پر قادر ہو جانا۔(23)صاحب ترتیب کو فوت شدہ نماز یاد آنا۔(24)فجر کی نماز میں سورج کا طلوع ہو جانا۔(25)معذور کے عذر کا زائل ہو جانا۔(26)جان بوجھ کر یا دوسرے کے عمل سے بے وضو کے لئے آتے جاتے قرأت کرنا(27)بے ہوش ہو جانا(28) وضو کے لئے آتے جاتے قرأت کرنا(29)پاگل ہونا(30)بے وضو ہونے کے بعد بیداری کی حالت میں ایک رکن کی ادائیگی کے برابر ٹھہرے رہنا۔

(31) تکبیر میں ہمزہ کو کھینچنا نماز کو فاسد کرتا ہے۔ (32) جو کچھ یاد نہیں اسے قرآن سے دیکھ کر پڑھنا۔ (33) ستر کے ننگا ہونے یا رکاوٹ بننے والی نجاست کے ساتھ ایک رکن ادا کرنا۔ یا اتنی دیر ٹھہرنا۔ (34) سونے کی حالت میں ادا کئے گئے رکن کا نہ لوٹانا۔ (35) قعدہ کرنے کے بعد اصلی سجدہ یاد آجائے تو اسے ادا کرنے کے بعد آخری قعدہ نہ لوٹانا (36) دو سے زائد رکعتوں والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر لینا۔ (نور الایضاح۔ صفحہ ۸۰)

نماز کا طریقہ ایک نظر میں

☆ نماز شروع کرنے قبل نماز کی شرائط کو مکمل کرنا ضروری ہے کہ اگر شرائط کا خیال رکھے بغیر نماز پڑھی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

☆ نماز کی پہلی شرط طہارت ہے یعنی نماز پڑھنے والی کا جسم حدثِ اصغر و اکبر (یعنی جس سے وضو و غسل ضروری ہوتا ہے) سے پاک ہو (غسل و وضو کا طریقہ گزشتہ اوراق میں گذر چکا ہے۔)

☆ نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔

☆ نماز پڑھنے والی کے کپڑے پاک ہوں۔

☆ پھر اپنے آپ کو ایسی موٹی چادر میں لپیٹیں کہ جس میں سے بالوں کی رنگت نہ جھلکے، نماز پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے کپڑے پہنیں جو کہ باریک نہ ہوں کہ جن سے بدن کی رنگت جھلکے۔ چادر اس طرح لپیٹیں کہ کان، کلائیاں، گردن وغیرہ نظر نہ آئے۔

☆ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جس وقت کی نماز پڑھیں اس کا وقت ہو چکا ہو، کہ اگر بغیر وقت شروع ہوئے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ مثلاً عصر کی نماز پڑھ رہی ہیں تو عصر کا وقت ہونا ضروری ہے۔

☆ **ضروری نوٹ:** نماز کے وقت کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں بلکہ نماز

کے اوقات کے نقشے کی مدد سے نماز کا صحیح وقت معلوم کیا جا سکتا ہے۔

☆ پھر نماز کی نیت کریں، مثلاً اگر آپ عصر کی نماز ادا کر رہی ہیں تو اس طرح اس کی نیت کریں:

نماز کی نیت کرنا: نیت کی میں نے آج کی عصر کی، چار رکعت فرض، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ ☆ نیت کرتے وقت ہاتھ لٹکے ہوئے ہوں دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ ہو، نگاہ سجدہ گاہ پر ہو۔

☆ نیت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو دوپٹے چادر سے نکالے بغیر کاندھوں تک اٹھائیں۔

☆ ہاتھ کی انگلیاں نہ بالکل ملائیں نہ انھیں پھیلائیں بلکہ اپنے حال پر چھوڑے رکھیں۔

☆ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

☆ اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ لائیں اور ہاتھوں کو سینے پر چھاتی کے نیچے اس طرح رکھیں کہ بائیں ہاتھ کی پشت پر دائنی ہتھیلی ہو۔

☆ پھر ثناء پڑھیں۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک
ولا الٰہ غیرک۔

☆ پھر تعوذ، **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم**، پڑھیں اور اس کے بعد تسمیہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھیں۔

☆ پھر الحمد شریف پڑھیں اور ختم پر آمین کہیں۔

☆اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جو تین آیات کے برابر ہو پڑھیں۔

☆اب اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائیں، یعنی رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور رکوع میں پہنچ جائے تو تکبیر ختم کرے۔

☆رکوع کے لئے اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

☆پیٹھ سیدھی نہ کریں اور نہ گھٹنوں پر زور دیں بلکہ محض ہاتھ رکھیں۔

☆ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، بازو پہلو سے چپکے ہوئے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں۔

☆رکوع کرتے وقت نگاہ قدموں پر رکھیں۔

☆رکوع میں کم از کم تین بار تسبیح **سبحان ربی العظیم** پڑھیں۔

☆پھر **سمع اللہ لمن حمیدہ** کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیں۔

☆ سیدھی کھڑی ہونے کے بعد **اللھم ربنا ولک الحمد** کہیں۔

☆پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدے میں جائیں، اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں پھر دونوں ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھیں۔

☆سر اس طرح رکھیں کہ پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے۔

☆سمٹ کر سجدہ کریں اس طرح کہ بازو کروٹوں سے ملا دیں، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں۔

★کلائیاں زمین پر بچھا دیں، یونہی دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بھی بچھی ہوئی رکھیں۔

☆سجدے میں نگاہ ناک پر ہو اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

☆دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں۔

☆سجدہ میں کم از کم تین بار **سبحان ربی الاعلی** پڑھیں۔

☆ پھر سر اٹھائیں اور دا ہنا ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ران کے کنارے گھٹنوں کے پاس قبلہ کی طرف ہوں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی دوسرے سجدے میں جائیں اور اسی طرح سجدہ کریں۔

☆ جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوں۔

☆ دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھیں بلکہ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ لیں۔

☆ رکوع اور سجود اس طرح کریں جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔

☆ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد دونوں پاؤں دہنی جانب نکال کر اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح پہلی رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں۔ اور نگاہ گود پر ہو۔

☆ پھر تشہد پڑھیں۔

☆ جب تشہد میں کلمہ لا کے قریب پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی بیچ انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھنگلی اور اس پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیں۔

☆ لفظ **لا** پر کلمہ کی انگلی کو اٹھائیں مگر اسے ہلائیں نہیں اور **الا** پر گرا دیں اور سب انگلیاں سیدھی کر لیں۔

☆ دو سے زائد رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑی ہوں مگر زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑی نہ ہوں بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر کھڑی ہوں (ہاں اگر عذر ہو تو حرج نہیں)

☆ فرض کی بقیہ دو رکعتوں میں الحمد کے بعد سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔

☆ چار رکعتیں مکمل کرنے کے بعد آخری قعدہ کریں۔

☆ قعدہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی اور دعائے ماثورہ (جو قرآن وحدیث میں وارد

ہوئی ہوں) پڑھیں۔

☆ پھر دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے **السلام علیم ورحمتہ اللہ** کہے اس کے بعد بائیں کندھے کی طرف منہ کر کے یہی کہیں اس طرح آپ کی نماز مکمل ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہر مسلمان مرد و عورت کو سنتوں کے مطابق نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

وماعلینا الا البلاغ المبین

ماخذ و مراجع

☆ القرآن العظیم
☆ فتاویٰ رضویہ
☆ بہار شریعت
☆ بحر الرائق
☆ نور الایضاح
☆ سنتِ نبوی اور سائنسی تحقیقات
☆ حدیثِ نبوی اور جدید سائنس
☆ مستند علاج نبوی
☆ Good Health
☆ Islam & Science
☆ Health & Science
☆ What Teaches Islam?

مؤلفہ کی کتب درجِ ذیل مکتبوں میں دستیاب ہیں

۱۔ مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی۔

۲۔ مکتبہ ضیاء القرآن اُردو بازار کراچی۔

۳۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل فرقان آباد کراچی۔

۴۔ مکتبہ اہلِ سنت پرانی سبزی منڈی چاندنی چوک کراچی۔

۵۔ مکتبہ قادریہ پرانی سبزی منڈی اشاپ نمبر ۲ کراچی۔